

رمضان اور اللہ کے سامنے توبہ کرنا

رمضان اور اللہ کے سامنے توبہ کرنا

اس ذات کی تعریف اور تحمید بیان کرتا ہوں جو گناہ بخشنے اور توبہ قبول کرنے والا اور سخت سزا دینے والا اور انعام و قدرت ہے جس کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں اسی کی جانب واپس لوٹنا ہے۔
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی الہ برحق نہیں وہی توبہ قبول کرنے والا اور بہت زیادہ رحم کرنے والا ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں جو مومنوں کے ساتھ نرم دل کی صفت سے موصوف ہیں۔

اما بعد:

اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے:

{اے مومنو سب کے سب اللہ تعالیٰ کے سامنے توبہ کرلو تاکہ تم کامیابی اور فلاح حاصل کر سکو} النور (31)

اور ایک مقام پر اس طرح فرمایا:

{اے مومنو اللہ تعالیٰ کی جناب میں سچی اور پکی توبہ کرو} التحريم (8)

لہذا توبہ گنہگاروں اور معصیت کرنے والوں کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ ان سب مومنوں اور مسلمانوں کے حق میں عام ہے جو دنیا و آخرت میں کامیابی و فلاح حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں پر سب سے عظیم نعمت یہ ہے کہ اس نے توبہ کرنے والوں کے لیے توبہ کا دروازہ کھلا رکھا ہے، اور اسے ایسا کھلا اور صاف راہ بنایا ہے کہ اس راہ پر منکسر دل اور آنسوؤں کی بارش، اور عاجزی اور انکساری والی پیشانی اور جھکی ہوئی گردن کے ساتھ چل کر اللہ جل جلالہ کی جانب واپس پلٹنے کا سفر شروع ہوتا ہے۔

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(بلاشبہ اللہ تعالیٰ رات کو اپنے ہاتھ پھیلاتا ہے کہ دن کا بھولا ہوا توبہ کر لے اور دن کو ہاتھ پھیلاتا ہے کہ رات کا

بھولا ہوا توبہ کر لے حتیٰ کہ مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہو) صحیح مسلم حدیث نمبر (2759) (4 / 2113) .

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جس نے بھی مغرب کی جانب سے سورج طلوع ہونے سے قبل توبہ کر لی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے)

صحیح مسلم (2703) (4 / 2076) .

ابن عمر رضي الله تعالى عنهما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
(اللہ تعالیٰ بندے کی توبہ اس وقت تک قبول کرتا ہے جب تک اس کا غرغره شروع نہیں ہوتا) (یعنی موت نرخرہ تک نہیں پہنچتی) مسند احمد (2 / 1532 ، 132) جامع ترمذی (3537) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح الترغیب (218 / 3) حدیث نمبر (3143) اور مشکاة (2449 ، 2343) میں اسے حسن کہا ہے۔

میرے عزیز بھائی:

آپ کو علم ہونا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور توبہ آپ کے خالق و مالک کے ساتھ تجدید عہد کے لیے ماہ رمضان ایک عظیم فرصت ہے، آپ کو اس سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں آپ بھی کم سمجھ لوگوں میں شامل ہو جائیں وہ اس طرح کہ رمضان المبارک کا مہینہ گزر جائے اور آپ اپنے آپ کو بخشا نہ سکیں، اللہ تعالیٰ اس سے بچا کر رکھے۔

جابر بن سمرہ رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(میرے پاس جبریل امین علیہ السلام آئے اور کہا: اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جس نے رمضان المبارک کو پالیا اور اسے موت اس حالت میں آئی کہ اس کے گناہ نہ بخشے گئے اور اسے آگ میں داخل کر دیا گیا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دور کر دے کہو آمین، تو میں نے آمین کہا) اسے ابن حبان نے اپنی صحیح ابن حبان میں اور طبرانی نے طبرانی الکبیر میں روایت کیا ہے۔ دیکھیں صحیح الجامع (75)۔

اور ابوہریرہ رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اس شخص کا ناک خاک آلودہ ہو) یعنی اسے ذلت ملے) جس پر رمضان المبارک کا مہینہ آیا اور اس کے بخشے جانے سے قبل ہی مہینہ ختم ہو گیا۔ ...) جامع ترمذی حدیث نمبر (3545) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے ارواء الغلیل (1 / 36) (6) اور مشکاة (9 ، 7) میں اسے صحیح کہا ہے۔

یہ ماہ رمضان خیر و برکت کا مہینہ ہے، اللہ تعالیٰ نے اسے بہت سے فضائل اور بہترین حاصلات سے نوازا ہے، یہ ماہ قرآن اور احسان نیکی کا مہینہ ہے، اسے توبہ اور گناہوں، غلطیوں کے کفارہ کا مہینہ ہونے کا شرف حاصل ہے، اس میں رحمتوں کا نزول ہوتا اور درجات بلند ہوتے ہیں، یہی مہینہ ہے جس میں جنتوں کے دروازے کھل جاتے اور جہنم کے دروازے مقفل کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطانوں کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔

ابوہریرہ رضي الله تعالى عنه بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیے جاتے اور آگ کے دروازے بند کر دیے جاتے اور شیطانوں کو جکڑ دیا جاتا ہے)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ :

رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے اور شیطانوں کو پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1898) صحیح مسلم حدیث نمبر (1079)۔

میرے پیارے بھائی:

توبہ میں سچائی اختیار کرو، اور اللہ کی جانب رجوع کرنے اور پلٹنے میں جلدی کرو اس لیے کہ بندے کے لیے راحت کی جگہ تو صرف طوبی درخت کے نیچے ہی ہے اور کسی محب کے لیے یوم مزید کے علاوہ کوئی قرار کی جگہ نہیں، اس لیے توبہ کرنے میں جتنی جلدی کر سکتے ہو کرلو اور اللہ تعالیٰ کی جانب جتنی جلدی بھاگ سکتے ہو بھاگ لو قبل اس کے کہ گناہ آپ پر قابو پا کر آپ کا خاتمہ کر دیں، اور معاصی اثم تلف کر کے رکھ دیں، لہذا آپ نیند سے بیدار ہوں اور غفلت سے ہوش میں آئیں اس لیے کہ ایام توبہ تیزی سے گزر رہے ہیں، لہذا جنت سے بے رغبتی کر کے بے سمجھ لوگوں میں سے نہ ہو جائیں، لہذا جو کچھ ہو چکا اس پر ندامت اور توبہ میں جلدی کریں۔

دیکھیں سید الاولین والآخرین اور ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے جن کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیے لیکن پھر بھی وہ کبھی توبہ کرنے سے پیچھے نہیں ہٹے بلکہ ایک دن میں کئی بار توبہ واستغفار کرتے تھے۔ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا: (اللہ کی قسم میں ایک دن میں ستر بار سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے استغفار اور توبہ کرتا ہوں) صحیح بخاری حدیث نمبر (6307) .

اور اعربن یسار مزی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کیا کرو، بے شک میں بھی ایک دن میں سو بار توبہ کرتا ہوں) صحیح مسلم حدیث نمبر (2702) .

لہذا آپ اپنے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا اسوہ اور قدوہ اور آئیڈیل بنائیں، لہذا آپ توبہ کو مؤخر نہ کریں اور توبہ کرنے میں یہ کہنا چھوڑ دیں کہ توبہ کرلوں گا بلکہ یہ کرلوں گا جیسے الفاظ چھوڑ کر ابھی اور اسی وقت توبہ کریں .

جی ہاں فرمان باری تعالیٰ ہے:

{اور دنیا کی زندگی تو صرف دھوکے کی ہے} آل عمران (185)

اے اپنے ایام ضائع کرنے والے آپ نے اپنا کل بھی ضائع کیا اور اپنے آپ کو معاصی و گناہ سے ہلاک و برباد کر لیا، اب تو اپنے آقا و مولا کی طرف پلٹ آؤ اور اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں جو کوتاہی کی ہے اس پر ندامت کرو، اور توبہ کرتے ہوئے آنسو بہاؤ اور اپنے رب جو تمہارا پروردگار ہے کے سامنے عاجزی وانکساری کا اظہار کرتے ہوئے اس سے معافی طلب کرو، اس سے آپ کو خوشی وفرحت محسوس ہوگی .

جی ہاں جب آپ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع اور اس کے ہاں توبہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ کو اس سے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور یہ خوشی اس شخص سے بھی زیادہ خوشی ہے جس کی سواری گم ہو جانے اور واپس ملنے کی امید تک ختم ہونے کے بعد جب وہ سواری واپس آجائے تو اسے خوشی حاصل ہوتی ہے کیا آپ کو علم ہے کہ اس

شخص کا واقعہ کیا ہے:

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی توبہ سے بہت زیادہ خوش ہوتا ہے جب تم میں کوئی توبہ کرتا ہے، ایک شخص اپنی سواری پر بے آب و گیاہ جنگل میں تھا کہ اس کی سواری بھاگ گئی اس پر اس کا کھانا پینا بھی تھا اور وہ اس کے ملنے سے ناامید ہو کر ایک درخت کے سائے تلے آکر لیٹ گیا اور وہ اپنی سواری کے ملنے سے ناامید ہو چکا تھا، وہ اسی حالت میں تھا کہ اچانک وہ سواری اس کے پاس کھڑی تھی تو اس نے اس کی لگام تھام لی اور خوشی کی شدت میں آکر کہنے لگا: اے اللہ تو میرا بندہ اور میں تیرا رب ہوں، خوشی اور فرحت کی شدت سے غلطی کر بیٹھا۔ صحیح بخاری (6309) صحیح مسلم (2747) یہ الفاظ مسلم کے ہیں۔

اے اللہ کے بندے کیا آپ نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ آپ کی توبہ سے کتنا خوش ہوا جب آپ نے اس کی طرف رجوع کیا تو اللہ تعالیٰ کو بہت خوشی ہوئی، اور توہے کون؟ ایک ذلیل اور حقیر و کمزور سا بندہ جس کے پاس نہ تو قوت ہے اور نہ ہی طاقت، اور اللہ تعالیٰ کون ہے؟ وہ بادشاہوں کا بادشاہ اور شہنشاہ اور آسمان و زمین کا زبردست قوت جبروت کا مالک اسی سبحانہ و تعالیٰ کے ہاتھ میں ہر چیز ہے۔

میرے بھائی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ناامید نہ ہو، اور یہ علم میں رکھیں کہ اللہ جل جلالہ کو کوئی گناہ اس طرح بڑا نہیں کہ وہ اسے بخش نہ سکے، اور کوئی ایسا بندہ جو اس کی جانب رجوع کرتا ہوا توبہ کرے تو وہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ وسیع مغفرت والا اور بہت زیادہ بخشنے والا وہی گناہوں معاف کرنے والا اور توبہ قبول کرنے والا ہے اس کی رحمت ہر چیز پر وسیع ہے۔

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا :

(اللہ عزوجل نے فرمایا: اے ابن آدم یقیناً تو نے مجھے پکارا اور مجھ سے دعا کی اور مجھ سے امید رکھی جو کچھ تجھ سے سرزد ہوا میں نے معاف کر دیا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر گناہ آسمان کی بلندیوں تک پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے معافی مانگے اور استغفار کرے تو میں تجھے بخش دوں گا اور مجھے کوئی پرواہ نہیں، اے ابن آدم اگر تو میرے پاس زمین بھر کر خطائیں لے آئے پھر مجھے اس حالت میں ملے کہ تونے میرے ساتھ شریک نہ کیا ہو تو میں تیرے پاس زمین بھر کر بخشش لے آؤں گا) جامع ترمذی علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے الصحیحۃ (1 / 249 - 250) (127) اور مشکاۃ (4336) میں حسن قرار دیا ہے۔

میرے بھائی:

اللہ تعالیٰ ترک نماز سے آپ کی توبہ قبول کرے، آئندہ آپ نماز کی ادائیگی میں کوتاہی اور سستی نہ کریں۔
اے وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ نے شہوت انگیز گانے سننے اور گندی فلموں اور غیر اخلاقی ڈراموں کا مشاہدہ کرنے سے بچا لیا، اب اس جانب منہ کرنے اور دوبارہ اس طرح کے گناہوں اور خطرناک بیماریوں میں پڑنے سے اجتناب

کریں۔

اور اے وہ شخص جس پر اللہ تعالیٰ نے سگڑٹ نوشی ترک کرنے اور خبائث سے اجتناب کرنے کا انعام کیا، اب دوبارہ اس طرف منہ کرنے سے باز رہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس کے شر اور اس کے خطرناک انجام سے بچالیا۔ اور اے اللہ تعالیٰ کی حلال کردہ اشیاء سے روزہ رکھنے والے لیکن اللہ تعالیٰ کے حرام کردہ سود خوری اور لوگوں کا ناحق مال کھانے سے روزہ نہ رکھنے والے توبہ کرنے میں جلدی کرو قبل اس کے کہ یہ فرصت بھی جاتی رہے۔ اور مختصر اور اجمالاً آپ سے یہ کہتا ہوں:

اللہ تعالیٰ کی تعریف اور شکر کرو کہ اس نے آپ کو ماہ رمضان تک پہنچایا، اور اس ماہ مبارک میں توبہ اور بخشش جیسی نعمت کا احسان کیا، اور اس کے ساتھ ساتھ اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے موت تک حق پر ثابت قدمی طلب کرتے رہو۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور صحابہ کرام پر اپنی رحمتوں کا نزول اور ان پر سلامتی نازل کرے۔